سَدُّ الْبَابِ عَنْ سَبِّ الْاَصْحَابِ

یعنی

عقیدہ ناموسِ صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم

تصنیف

مولانا ابو واصف محمد آصف عطاری مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی

پیش کش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اصحابِ رسول رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن پر تبرّا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جمیع انبیاء و رسل عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے بعد جہانِ عالَم میں سب سے افضل واعلیٰ شخصیات صحابۂ حضور سید الانام عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَرِضۡوَانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن ہیں۔ جن کے فضائل ومحامد قرآن وحدیث سے عیاں ہیں؛ ان کو اللہ عزوجل نے اپنی رضا کا مژدہ سنایا؛ ان سے "حُسنیٰ" یعنی جنت کا وعدہ فرمایا، حضور جان کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیر سے تذکرہ کرنا لازم فرمایا، ان کو نجوم ہدایت بنایا؛ ان کو تکلیف دینا اپنی تکلیف کے مترادف ٹھہرایا؛ ان کو گالی دینے، ان پر طعن کرنے سے منع فرمایا؛ یہ حضرات حاملانِ شریعت، نائبان رسالت، اہل خیر وصلاح اور عادل ہیں ان پر طعن واعتراض کرنا اللہ عَزَّشَانُہٗ کی کمال قدرت اور عظیم حکمت کو جھٹلانا اور اس کے حبیب مکرم ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی درجہ کی محبوبیت اور عظمت پر حرف رکھنا ہے۔

لہٰذا اصحابِ رسول پاک رضی اللہ عنہم اجمعین **میں سے کسی پر تبرّا کرنا**، اُن کی شان میں گستاخی کرنا، اُن پر زبان طعن دراز کرنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنہ اندازی کرنا، **انتہائی درجے کی بے باکی، سخت ناجائز وحرام، بہت بڑا گناہ اور گمراہی وبے دینی ہے** اور جو بد باطن، بے بصیرت اس کا مُرتکب ہو، وہ گمراہ، بد دین، بد مذہب، ملعون ومردود، جہنمی کتوں میں سے ایک کتا اور اہلسنت کے مذہبِ مُھذَّب سے خارج ہے۔ نیز بعض صورتوں میں تو تبرّا کرنے کو علمائے کرام وفقہائے عظام رحمھم اللہ السلام نے کفر قرار دیا ہے، جیسے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مطلقاً

کافر کہنا یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا یا شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر سب و شتم کرنا۔

مذکورہ بالا جواب کے جزئیات مندرجہ ذیل ہیں:

اللہ پاک نے صحابہ کرام کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔"[1]

امام ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 685ھ) تفسیر بیضاوی میں ارشاد فرماتے ہیں: "رضی اللہ عنھم بقبول طاعتھم و ارتضاء اعمالھم و رضوا عنه بما نالوا من نعمه الدینیة و الدنیویة" ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے ان کی فرمانبرداری قبول فرما کر اور ان کے اعمال سے راضی ہو کر۔ اور وہ اللہ سے راضی ہیں اس کی دینی اور دنیاوی نعمتوں کے ملنے کے سبب۔[2]

اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کے رب عظیم نے "حُسْنٰی" کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی شان بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں، جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[3]

1... پارہ 11، سورۃ التوبہ، آیت 100۔
2... تفسیر بیضاوی، جلد 3، صفحہ 95، مطبوعہ بیروت۔
3... پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10۔

اس آیت کریمہ میں "حسنٰی" سے مراد جنت ہے۔اور کثیر مفسرین کرام رحمهم الله السلام نے یہی معنیٰ بیان کیا، چنانچہ تفسیر کبیر (ج29،ص220)، تفسیر سمرقندی (ج3،ص382)، تفسیر ارشاد العقل السلیم (ج5، ص274) ، تفسیر مجاہد (ص648)، تفسیر بیضاوی (ج5،ص186) ، تفسیر طبری (ج23، ص177) ، تفسیر ابن عباس (ص 457)، تفسیر الوجیز للواحدی (ص1067)، تفسیر جلالین (ص420)، تفسیر سمعانی (ج5،ص368) اوراس کے علاوہ کئی تفاسیر ہیں۔ چنانچہ امام ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمۃ مذکورہ آیت کے الفاظ﴿ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"ای وعد اللہ لکلا الفریقین قبل الفتح وبعده الجنة والثواب الحسن" ترجمہ: یعنی اللہ تعالی نے صحابہ کرام کے دونوں گروہوں یعنی جنھوں نے فتح مکہ سے قبل اور بعد خرچ کیا ،ان سے جنت اور اچھے ثواب کاوعدہ فرمایا ہے۔[1]

پھر قرآن پاک میں ہی "حسنیٰ" کی تفسیر یہ ارشاد فرمائی گئی:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ-اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ(۱۰۱) لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ-وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَۚ(۱۰۲) لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ-هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان:" بے شک جن کے لیے ہماراوعدہ "حُسنیٰ" کا ہوچکا، وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں،اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔وہ بڑی گھبراہٹ قیامت کی ہلچل انہیں غم نہ دے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے ،یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔"[2]

اس سے ثابت ہوا کہ جن سے اللہ پاک "حسنیٰ" یعنی جنت کاوعدہ فرماتا ہے ان کو یہ شان

1...۔ تفسیر ماتریدی، جلد9، صفحہ 519، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۔

2...۔ پارہ17، سورۃ الانبیاء، آیت 101-102-103۔

دیتا ہے کہ

(1) ان کو جہنم سے دور رکھے گا۔

(2) وہ جہنم کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

(3) ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔

(4) قیامت کی شدید گھبراہٹ بھی انہیں غم زدہ و بے چین نہیں کرے گی۔

(5) قیامت کے دن فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

چنانچہ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی، امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔“[1]

محبوبِ رَبّ الانام کے اصحاب کرام علیھم الرضوان **کو مغفرت واجر عظیم کی بشارت دیتے ہوئے اللہ پاک فرماتا ہے:** ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں، بخشش اور بڑے ثواب کا۔“[2]

1... بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 254، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

2... پارہ 26، سورہ الفتح، آیت 29۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر قرآن مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: "اس آیت کے شروع میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کے اَوصاف و فضائل بیان کیے گئے اور آخر میں ان کو مغفرت اوراجرِ عظیم کی بشارت دی جارہی ہے، یادرہے کہ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں، اس لئے یہ وعدہ سبھی صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ سے ہے۔"(1)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین **نجوم ہدایت ہیں،** جیساکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "أصحابی کالنجوم، بأیھم اقتدیتم اھتدیتم" ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جن کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤگے۔(2)

انبیاءورسل علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں:

حضرت علامہ ابو بکر محمد بن حسین الاجری البغدادي رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 360) "الشریعۃ" میں ، حضرت محمد بن جریر بن یزید ابو جعفر الطبری رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 310ھ) "صریح السنۃ" میں ، حضرت علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 911ھ) "جمع الجوامع" میں، حضرت علامہ ابوالفضل القاضي عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 544ھ) "الشفا" میں اور امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ "فضائل الخلفاء الاربعہ وغیرہم "میں حدیث مبارک نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن اللہ اختار أصحابي علی جمیع العالمین سوی النبیین

1...۔ صراط الجنان، جلد9، صفحہ 391، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

2...۔ جامع الکبیر، جلد1، صفحہ 660، مطبوعہ مصر۔

والمرسلین" ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ پورے عالَم پر میرے صحابہ کو چُن لیا ہے۔[1]

علامہ شمس الدین سفارینی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فیکون الصحابة أفضل خلق اللہ تعالی بعد أنبیاء اللہ تعالی ورسله" ترجمہ: انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔[2]

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الخلفاء الأربعة وسائر فضلاء الصحابة الذین ھم أفضل الناس بعد الأنبیاء بالإجماع" ترجمہ: بالاجماع انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل خلفائے اربعہ اور ان کے علاوہ باقی تمام صاحب فضل صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔[3]

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "**غرض اس میں شک نہیں کہ صحابہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد انبیاء و مرسلین کے خیر الخلق وافضل الناس تھے**، مگر جبکہ منظور الٰہی تھا کہ شریعت محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ قوم دون قوم، یا یوم غیر یوم سے خاص اور بعثت والا کسی زمان و مکان پر مقتصر نہ ہو، اور پر ظاہر کے قلوب ناس قبول نُصح و استفادہ واسترشاد میں مختلف ہوتے ہیں، بعض پر نرمی سریع الاثر ہوتی ہے، اور بعض بشدت و سختی مانتے ہیں۔ لہٰذا حکمت الٰہیہ مقتضی ہوئی کہ حاملان شریعت و نائبان رسالت ایک رنگ پر نہ ہوں، کسی کے سر پر ارحم امتی

1...۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جلد2، صفحہ 119، مطبوعہ دار الفیحاء، عمان۔ فضائل الخلفاء الاربعۃ وغیرہم، جلد 01، صفحہ 173، دار البخاری للنشر والتوزیع، المدینۃ المنورہ

2...۔ لوامع الانوار البہیہ، جلد2، صفحہ 377، مطبوعہ دمشق۔

3...۔ مرقاۃ المفاتیح، جلد8، صفحہ 3443، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

بامتی کا تاج رکھا جائے، اور کوئی أشدھم فی أمراللہ کا خطاب پائے۔"[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنے سے منع فرمایا ہے:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تکلیف دینا نبی پاک علیہ السلام کو تکلیف دینا ہے، اس کے بارے میں جامع ترمذی میں ہے، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ اللہ في أصحابي، لا تتخذوهم غرضا بعدي، فمن أحبهم فبحبي أحبهم، ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم، ومن آذاهم فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله فيوشك أن يأخذه "ترجمہ: خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، میرے اصحاب کے حق میں، انہیں نشانہ نہ بنالینا میرے بعد، جو انہیں دوست رکھتا ہے میری محبت سے انہیں دوست رکھتا ہے، اور جو ان کا دشمن ہے میری عداوت سے ان کا دشمن ہے، جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو گرفتار کرلے۔[2]

اس کے تحت مرقات میں ہے: "أي: اتقوا الله في أصحابي؛ يعني: لا تذكروهم إلا بالتعظيم والتوقير قوله: «لا تتخذوهم غرضا من بعدي»، (الغرض): الهدف؛ أي: لا تجعلوهم هدفا لكلامكم القبيح" ترجمہ: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو یعنی ان کا تذکرہ ہمیشہ تعظیم و توقیر کے ساتھ ہی کرو اور فرمایا میرے بعد ان کو اپنا نشانہ نہ بناؤ یعنی اپنی بری باتوں کے لیے ان کو ہدف نہ بنانا۔[3]

1... مطلع القمرین، صفحہ 48، مکتبہ امام اہلسنت، لاہور۔
2... جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، جلد 5، صفحہ 696، دارالفکر، بیروت۔
3... مرقاۃ المفاتیح، جلد 6، صفحہ 289، مطبوعہ کویت۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالی دینے سے خود نبی پاک علیہ السلام نے منع فرمایا، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد، ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک یا نِصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔[1]

جامع ترمذی میں ہے: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا: لعنة الله على شركم "ترجمہ: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کی بدگوئی کرتے ہیں تو کہہ دو کہ تمہارے شر پر خدا کی لعنت۔[2]

المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إن الله اختارني واختار لي أصحابا فجعل لي بينهم وزراء وأنصارا وأصهارا، فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل "ترجمہ: اللہ نے مجھے منتخب فرمایا، میرے ساتھی چنے اور میرے لیے ان میں سے معاون ومددگار اور قرابت دار بنائے ، جو انہیں گالی دے اس پر اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، بروز قیامت اس کے فرض و نفل عبادت قبول نہ ہو گی۔[3]

1...۔ صحیح البخاری، حدیث 3673، صفحہ 669، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
2...۔ جامع ترمذی، حدیث 3866، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ج5، ص697، مطبوعہ مصر۔
3...۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 17، صفحہ 140، مطبوعہ قاہرہ۔

جو صحابہ کی تعظیم نہیں کرتا، اس کے **متعلق الشفا میں ہے:** "لم يؤمن بالرسول من لم يوقر أصحابه" ترجمہ: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعظیم نہیں کرتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔[1]

صحابہ کرام کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنا اور ان کی برائی سے بچنے کے حوالے سے ائمہ اکابرین کا عقیدہ:

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ويكف عن ذكر الصحابة إلا بخير لما ورد من الأحاديث الصحيحة في مناقبهم، ووجوب الكف عن الطعن فيهم كقوله عليه السلام: «لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم إن أنفق مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم" **یعنی:** صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ کرنا چاہیے، کیونکہ ان کی شان میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرنے سے بچنا واجب ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کرے تو وہ کسی صحابی کے ایک مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔[2]

علامہ احمد بن محمد بن حجر ہیتمی (سال وفات: 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:** "اعلم أن الذي أجمع عليه أهل السنة والجماعة أنه يجب على كل مسلم تزكية جميع الصحابة باثبات العدالة لهم، والكف عن الطعن فيهم والثناء عليهم، فقد أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم في آيات من كتابه" ترجمہ: جان لو کہ اہل سنت وجماعت کا اس پر اِجماع ہے کہ ہر مسلمان پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عدالت ثابت کرنے کے ذریعے ان کی پاکی بیان کرنا، ان پر

1..... الشفا بتعريف حقوق المصطفى، جلد2، صفحہ 125، مطبوعہ دار الفیحاء، عمان۔

2..... شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 341، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

طعن و تشنیع سے بچنا اور ان کی تعریفیں بیان کرنا واجب ہے، یقیناً اللہ پاک نے بھی اپنی کتاب (قرآن پاک) کی آیتوں میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔[1]

صحابہ کرام پر طعن سے بچنا واجب ہے، اس کے متعلق مسامرہ شرح مسایرہ میں ہے: "(و اعتقاد أهل السنة) والجماعة (تزكية جميع الصحابة) رضى الله عنهم وجوبا باثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم" ترجمہ: **اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے** کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عدالت ثابت کرنے کے ذریعے ان کی پاکی بیان کرنا اور ان پر طعن و تشنیع کرنے سے بچنا واجب ہے۔[2]

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے عقیدہ بیان کرتے ہوئے سیدنا امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "نحب أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا نفرط في حب أحد منهم **ولا نتبرأ من أحد منهم** ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولا نذكرهم إلا بخير وحبهم دين وإيمان وإحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان" ترجمہ: ہم تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرتے اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں حد سے نہیں بڑھتے ہیں، **اور نہ ہی کسی پر تبرا کرتے ہیں**، اور ہم ان لوگوں سے نفرت کرتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھے اور ان کا ذکر بھلائی سے نہ کرے، اور ہم ہمیشہ ان کا ذکر خیر سے کرتے ہیں، صحابہ کرام کی محبت دین، ایمان اور احسان ہے جب کہ ان کا بغض کفر، نفاق اور طغیان ہے۔[3]

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "لمعات التنقيح" میں فرماتے ہیں: "الصحابة كلهم من أهل الجنة قطعا۔۔۔ أجمع أهل السنة والجماعة أنه يجب على كل

1... الصواعق المحرقہ، صفحہ 19، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔
2... مسامرہ شرح مسایرہ، صفحہ 185، مطبوعہ مصر۔
3... العقیدہ الطحاویہ، صفحہ 81، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔

مسلم تزكية جميع الصحابة وتعديلهم، والكف عن سبهم والطعن فيهم، والثناء عليهم؛ لأن الله تعالى ورسوله عدلهم وزكاهم وأثنى عليهم، ملتقطا" ترجمہ: تمام صحابہ قطعی جنتی ہیں، اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پاکیزگی اور ان کی عدالت بیان کرنا اور ان کو برا کہنے اور ان میں طعن کرنے سے بچنا، نیز ان کی تعریف کرنا لازم ہے، اس لیے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول علیہ السلام نے انہیں عادل اور پاکیزہ قرار دیا اور ان کی تعریف بیان فرمائی۔[1]

صحابہ کرام پر سب و شتم کرنا یا انہیں بُرا بھلا کہنا تمام ائمہ امت کے ہاں ناجائز و حرام اور گمراہی ہے:

علامہ ابو الحسن علاء الدین طرابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وسبهم وتقصهم حرام، ملعون فاعله، ومن شتم أحدا من أصحاب النبي أبابكر أو عمر أو عثمان أو عليا أو معاوية أو عمرو بن العاص فإن قال: كانوا على ضلال وكفر قتل، وإن شتمهم بغير هذا من مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا" ترجمہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب و شتم کرنا اور ان کی برائی کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا شخص ملعون ہے، اور جو بھی شخص کسی صحابی رسول مثلاً حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن عاص علیہم الرضوان میں سے کسی پر سب و شتم کرے تو اگر یہ کہے کہ وہ سب گمراہی اور کفر پر تھے تو ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا، اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور برائی کرے، جیسا کہ لوگ کیا کرتے ہیں تو اس کو سخت سزا دی جائے گی۔[2]

1... لمعات التنقیح باب مناقب الصحابہ، جلد 9، صفحہ 579، دار النوادر، دمشق۔
2... معین الحکام، صفحہ 192، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

کسی صحابی کو گالی دینے والا بدعتی گمراہ ہے، جیسا کہ خاتم المحققین حضرت علامہ مفتی **محمد امین المعروف ابن عابدین شامی حنفی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ما إذا كان يفضل عليا أو يسب الصحابة فإنه مبتدع“ ترجمہ: جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (شیخین کریمین رضی اللہ عنہما) پر فضیلت دے یا صحابہ کرام پر سب و شتم کرے وہ بدعتی (گمراہ) ہے۔[1]

معین الحکام میں **حضرت امام مالک** علیہ الرحمۃ **کا قول** منقول ہے: ”وروى مالك: من سب أبا بكر جلد، ومن سب عائشة قتل، فقيل له: لم؟ فقال: من رماها فقد خالف القرآن“ حضرت امام مالک سے مروی ہے کہ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں اور جو اماں عائشہ صدیقہ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے، ان سے عرض کیا گیا آخر ایسا کیوں؟ تو فرمایا کہ جس نے انہیں نشانہ بنایا اس نے قرآن مقدس کی مخالفت کی۔[2]

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے متعلق ان کے بیٹے سے منقول ہے: سألت أبي عن رجل شتم رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «ما أراه على الإسلام“ یعنی: میں نے اپنے والد سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی پر سب و شتم کرتا ہو، تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔[3]

طبقات الحنابلہ میں ہے: ”ومن انتقص واحدًا من اصحاب رسول الله، أو أبغضه لحدث كان منه، أو ذكر مساويه، كان مبتدعا خارجا عن الجماعة حتى يترحم عليهم جميعًا، ويكون

1... رد المحتار، جلد 3، صفحہ 46، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔
2... معین الحکام، صفحہ 192، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔
3... السنۃ لابی بکر بن الخلال، جلد 3، صفحہ 493، مطبوعہ دار الرایہ، ریاض۔

قلبه لهم سليما" ترجمہ: جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی برائی کرے یا کسی سے بغض رکھے بسبب اس کے جو ان سے ظاہر ہوا یا ان کی برائی بیان کرے وہ بدعتی، گمراہ اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے حتی کہ تمام صحابہ کرام پر دعائے رحمت نہ بھیجے اور اس کا دل سب کے لیے مطمئن نہ ہو جائے۔[1]

صحابہ کرام کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے جیسا کہ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے شرح الشفا میں (لا تسبّوا أصحابي) کی شرح کرتے ہوئے فرمایا: "قال النووي هو من أكبر الفواحش وسيأتي عن المصنف أنه عده من الكبائر ويعزر عند الجمهور ويقتل عند بعض المالكية و كذا عند بعض الحنفية" ترجمہ: امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا بہت بڑا گناہ ہے اور عنقریب آئے گا کہ مصنف نے اسے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے، جمہور علماء کے نزدیک ایسے شخص کو تعزیر کی جائے گی حتی کہ بعض مالکیہ، اور بعض حنفیہ کے نزدیک ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا۔[2]

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنے والوں کے متعلق فرمایا: "من شتم أخاف عليه الكفر مثل الروافض، ثم قال: من شتم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نأمن أن يكون قد مرق عن الدين" ترجمہ: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دے میں اس پر کفر کا خوف کرتا ہوں جیسا کہ روافض، پھر فرمایا: **جو نبی پاک** صلی اللہ علیہ وسلم **کے صحابہ کرام** رضی اللہ عنہم **پر سب و شتم کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ دین سے پھر جائے۔**[3]

1۔۔۔ طبقات الحنابلہ، جلد 1، صفحہ 311، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت۔

2۔۔۔ شرح الشفاء، جلد 2، صفحہ 93، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

3۔۔۔ السنۃ لابی بکر بن الخلال، جلد 3، صفحہ 493، مطبوعہ دار الرایہ، ریاض۔

تطہیر الجنان میں ہے:"لا یجوز لأحد أن یذکر شیئا مما وقع بینهم یستدل به علی بعض نقص من وقع له ذلک، والطعن في ولایته الصحیحة، أو لیغری العوام علی سبهم وثلبهم ونحو ذلک من المفاسد، ولم یقع ذلک إلا للمبتدعة" ترجمہ: کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کے درمیان واقع ہونے والے کسی معاملے کو دلیل بناتے ہوئے ان کے نقص پر کسی بات کا استدلال کرے اور ان کی ولایتِ صحیحہ میں طعنہ زنی کرے، یا عوام کو ان کی برائی یا عیب جوئی، اور دیگر فسادات پر اکسائے، ایسا تو صرف بدعتی (گمراہ) ہی کر سکتا ہے۔[1]

صحابہ کرام علیہم الرضوان **پر تبرا کرنے والوں کے متعلق** اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "**صحابہ حضور سید الانام** صلی اللہ علیہ وسلم **پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا، کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بد دین، مخالف ومضاد حق تبیین**، آج کل کے بدمذہب، مریض القلب، منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفائے راشدین و ام المومنین وطلحہ وزبیر ومعاویہ وعمرو بن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیرہم اہلبیت وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بیہودہ جن میں اکثر تو سرے سے **کذب وداحض** اور بہت الحاقات ملعونہ، روافض چھانٹ لاتے اور اُن سے قرآن عظیم وارشاداتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجماعِ اُمّت واساطین ملّت کا مقابلہ چاہتے ہیں، بے علم لوگ اُنہیں سُن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں، اُن کا پہلا جواب یہی ہے کہ **ایسے مہملات کسی ادنیٰ مسلمان کو گنہگار ٹھہرانے کے لیے مسموع نہیں ہوسکتے، نہ کہ اُن محبوبانِ خدا پر طعن، جن کے**

---

1 ... تطہیر الجنان، صفحہ 41، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

مدائح تفصیلی خواہ اجمالی سے کلام اللہ وکلام رسول اللہ مالامال ہیں جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"[1]

مطلع القمرین میں ہے:"**بالجملہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان ان کے اصحاب کرام کی رفعت مکان کو مستلزم، جو کور باطن بے بصیرت ان میں سے کسی پر طعن سے اپنی زبان کو آلودہ ہزار خباثت کرتا ہے، جناب الٰہی کی کمال قدرت و عظیم حکمت، یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کی غایت محبوبیت ونہایت کرامت و منزلت پر حرف رکھتا ہے۔**۔۔ اللہ راضی ہو فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے، وہ ایسے ہی امور پر لحاظ کرکے فرماتے ہیں:"الصحابة كلهم خيار عدول لا نتكلم فيهم إلا بخير" یعنی تمام کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان صالح اور عادل ہیں ہم ان کے متعلق ہمیشہ بھلائی کے ساتھ ہی گفتگو کریں گے۔[2]

جب اللہ پاک نے ان سے جنت کا وعدہ فرمالیا، اب کسی کو کیا حق کہ وہ ان کے کسی فعل پر معترض ہو، جو ان پر طعن کرتا ہے وہ معاذاللہ ! رب پاک کو جھٹلاتا ہے، چنانچہ امام اہل سنت، اعلی حضرت، الشاہ احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ (حسنیٰ یعنی جنت کے وعدے والی آیت تحریر کرنے کے بعد) فرماتے ہیں:"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے، **تو جو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔** اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں، ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا، اہلِ اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت حدید میں اس کا منہ بھی بند کردیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا

1۔۔۔ فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 582، رضافاؤنڈیشن، لاہور۔

2۔۔۔ مطلع القمرین، صفحہ 46، مطبوعہ امام اہلسنت، لاہور۔

وعدہ کرکے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا۔﴿وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ اور اللہ کو خُوب خبر ہے جو تم کرو گے۔(الحدید) بایں ہمہ اس نے تمہارے اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ وہ، تم سب سے جنت بے عذاب و کرامات و ثواب بے حساب کا وعدہ فرماچکا ہے۔ تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے، کیا طعن کرنے والا، **اللہ تعالیٰ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد جو کوئی کچھ بکے، وہ اپنا سر کھائے، اور خود جہنم میں جائے۔**"(1)

صدر الشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "**تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت، بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے۔۔۔ اِن میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرّا ہے اور اِس کا قائل رافضی،** اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی، کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔"(2)

صدر الشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مشاجرات صحابہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**جن لوگوں نے صحابہ کو سب کیا (یعنی گالی دی) وہ بے شک مبتدع اور خارج از اہلسنت ہیں۔**"(3)

1...۔ فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 363، رضا فاونڈیشن، لاہور۔
2...۔ بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 252، مکتبۃ المدینہ، کراچی۔
3...۔ فتاوی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 464، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

صحابہ کرام کی بعض توہین گمراہی ہے اور بعض کفر:

شرح عقائد النسفیہ میں ہے:"فسبھم والطعن فیھم ان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ والا فبدعۃ وفسق و بالجملۃ لم ینقل عن السلف المجتھدین والعلماء الصالحین جواز اللعن علی معاویۃ" ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گالی وطعن اگر دلیل قطعی کے خلاف ہو تو کفر ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قذف کی تہمت لگانا اور اس کے علاوہ (کسی صحابی کی شان میں گستاخی) بدعت اور گمراہی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسلاف مجتہدین، علماء اور صالحین میں سے کسی سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے کا جواز ثابت نہیں۔[1]

اللہ پاک کی پناہ! اگر کوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر کہے، اس کے متعلق علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"وأما من سب أحدا من الصحابۃ، فھو فاسق ومبتدع بالإجماع إذا اعتقد أنہ مباح، کما علیہ بعض الشیعۃ وأصحابھم، أو یترتب علیہ ثواب کما ھو دأب کلامھم، أو اعتقد کفر الصحابۃ وأھل السنۃ فإنہ کافر بالإجماع" ترجمہ: بہر حال جو شخص کسی بھی صحابی کو گالی دے وہ بالاجماع فاسق اور بدعتی، گمراہ اور اگر اس کو مباح جانے جیسا کہ بعض شیعہ اور ان کے ساتھی گمان کرتے ہیں یا اس پر ثواب ملنے کا عقیدہ رکھیں جیسا کہ ان کے کلام کا طریقہ ہے یا کسی صحابی اور اہل سنت کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔[2]

1... شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 342، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی۔
2... شم العوارض فی ذم الروافض، صفحہ 28، مرکز الفرقان للدراسات الاسلامیہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر برے کام کی تہمت لگانا کفر ہے، جیسا کہ علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ(سال وفات:794ھ) فرماتے ہیں:"ان اللّٰہ أنزل براءتها في كتابه وشهد بأنها من الطيبات، ولهذا قال صاحب (الكافي) من أصحابنا: لو قذف عائشة كان كافرا بخلاف غيرها من الزوجات، لأن القرآن نزل ببراءتها وعند مالك من سبها قتل، قال القاضي: ولهذا إن اللّٰہ لما ذكر في القرآن ما نسبه إليه المشركون سبح لنفسه فقال: ﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ﴾ ولما ذكر عائشة **فقال:** ﴿وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ﴾ فسبح نفسه في تنزيه عائشة كما سبح نفسه لتنزيهه" ترجمہ: اللہ پاک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا ذکر قرآن مقدس میں فرمایا ہے اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہ پاکیزہ لوگوں سے ہیں، اسی وجہ سے ہمارے بزرگوں میں سے صاحب کافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کسی نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر گندی تہمت لگائی، وہ کافر ہو جائے گا، بر خلاف ان کے علاوہ دوسری ازواج مطہرات کے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے متعلق قرآن پاک میں آیتیں نازل کی گئیں، امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سب و شتم کرنے والے کو قتل کیا جائے گا، قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے اللہ پاک کی طرف کفار جن باتوں کی نسبت کرتے تھے اس سے اپنی پاکی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ذات ہے) اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا: (اور کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے۔) تو اللہ پاک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی بیان کرتے ہوئے ان کی اسی طرح تعریف فرمائی جس طرح اپنی پاکی بیان فرمائی ہے۔[1]

1...۔ تشنیف المسامع بجمع الجوامع، جلد4، صفحہ840، مطبوعہ المکتبۃ المکیہ۔

صدر الشریعہ ، بدرالطریقہ ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "**ام المؤمنین، حضرت صدیقہ بنت الصدیق، محبوبۂ محبوب رب العالمین** جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ و سلم **پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا، قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تبرائی، بددین، جہنمی۔**"[1]

حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما **کو گالی دینا کفر ہے**، جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:"الرافضي إذا كان يسب الشيخين ويلعنهما والعياذ بالله، فهو كافر، وإن كان يفضل عليا كرم الله تعالى وجهه على أبي بكر رضي الله تعالى عنه لا يكون كافرا إلا أنه مبتدع۔۔۔ولو قذف عائشة رضي الله تعالى عنها بالزنا كفر بالله" ترجمہ: رافضی جب شیخین رضی اللہ عنہما کو گالی دے اور ان پر لعنت بھیجے (اللہ کی پناہ) تو وہ کافر ہے، اور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے تو وہ کافر نہیں ہوگا، لیکن بدعتی گمراہ ہے۔۔۔اور اگر کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگائے تو اس نے اللہ پاک کو جھٹلایا۔[2]

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا کفر ہے، اس کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"(وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة (كفر بها) كقوله إن الله تعالى جسم كالأجسام وإنكاره صحبة الصديق" ترجمہ: اگر کوئی شخص بعض ضروریات دین کا انکار کرے تو اس کی تکفیر کی جائے گی، جیسے کوئی کہے کہ اللہ پاک کا جسم ہے اور جسموں کی طرح، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے۔[3]

1...۔ بہار شریعت، جلد1، صفحہ 261، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی ۔

2...۔ فتاوی ھندیہ، جلد2، صفحہ 264، مطبوعہ دار الفکر، بیروت ۔

3...۔ درمختار مع ردالمحتار، جلد1، صفحہ 561، مطبوعہ دار الفکر، بیروت ۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”من أنكر إمامة أبي بكر الصديق فهو كافر، وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر والصحيح أنه كافر، وكذلك من أنكر خلافة عمر في أصح الأقوال كذا في الظهيرية ويجب إكفارهم بإكفار عثمان وعلي وطلحة وزبير وعائشة رضي الله تعالى عنهم“ ترجمہ: جو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور بعض کا قول ہے کہ وہ کافر نہیں بلکہ بدعتی گمراہ ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے صحیح قول کے مطابق کافر ہے، اسی طرح فتاوی ظہیریہ میں ہے، اور جو لوگ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھم اجمعین کی تکفیر کریں، ان کی تکفیر بھی واجب ہے۔[1]

صحابہ کرام کی توہین کے مختلف مدارج پر کلام کرتے ہوئے مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صحابہ کرام کی توہین کے مختلف مدارج ہیں۔ بعض توہین یقیناً کفر ہے۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا صحابہ کرام کو مطلقاً منافق، اس معنی کر کہنا کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہیں تھے۔ دنیوی لالچ کی بنا پر زبان سے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ حقیقت میں کافر تھے، یہ کفر ہے۔ اور دوسری توہین کی صورتیں گمراہی و بددینی ہیں، اور توہین کرنے والا جہنم کا کتا ہے۔ مگر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ جب تک توہین کی نوعیت نہیں معلوم ہو گی، قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔“[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو واصف محمد آصف عطاری
18 جمادی الاخری 1445ھ/01 جنوری 2024

1... فتاوی ہندیہ، جلد 2، صفحہ 264، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔
2... فتاوی شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 47، شبیر برادرز، لاہور۔